سورة المائدة

آيات ۱۰۵ - ۱۰۹

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ‌ۚ لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا
اهۡتَدَيۡتُمۡ‌ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝١٠٥
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ حِيۡنَ
الۡوَصِيَّةِ اثۡنٰنِ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ اَوۡ اٰخَرٰنِ مِنۡ غَيۡرِكُمۡ اِنۡ اَنۡتُمۡ ضَرَبۡتُمۡ فِى
الۡاَرۡضِ فَاَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةُ الۡمَوۡتِ‌ؕ تَحۡبِسُوۡنَهُمَا مِنۡۢ بَعۡدِ الصَّلٰوةِ
فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ لَا نَشۡتَرِىۡ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى‌ۙ وَلَا
نَكۡتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الۡاٰثِمِيۡنَ ۝١٠٦ فَاِنۡ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا
اسۡتَحَقَّاۤ اِثۡمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوۡمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيۡنَ اسۡتَحَقَّ عَلَيۡهِمُ
الۡاَوۡلَيٰنِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنۡ شَهَادَتِهِمَا وَمَا
اعۡتَدَيۡنَاۤ ‌ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝١٠٧ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَنۡ يَّاۡتُوۡا بِالشَّهَادَةِ
عَلٰى وَجۡهِهَاۤ اَوۡ يَخَافُوۡۤا اَنۡ تُرَدَّ اَيۡمَانٌۢ بَعۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ‌ؕ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع
یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

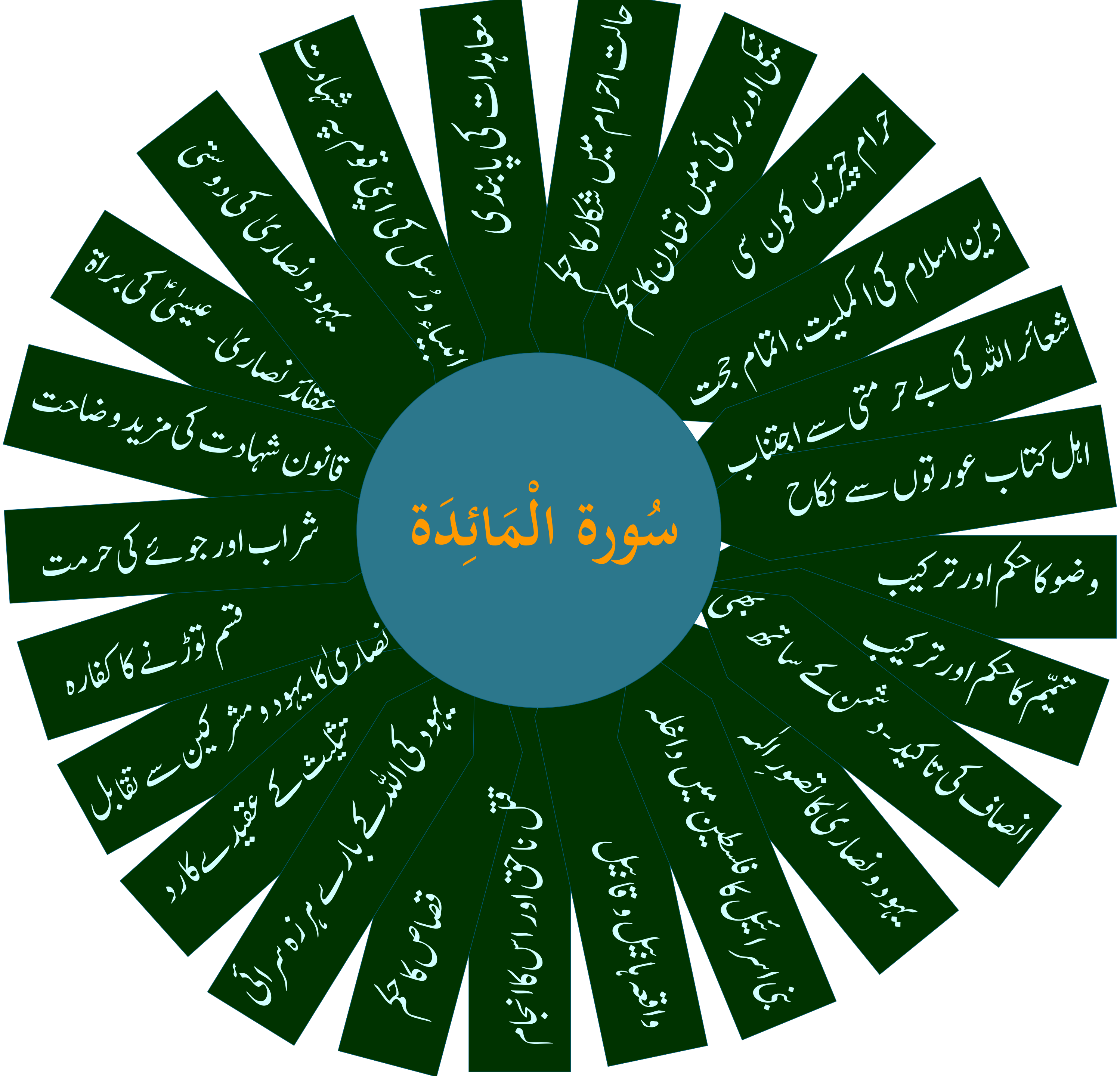

سُورۃ الْمَائِدَۃ
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصور الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ اور رسل کی اپنی قوم سے شکایات

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ‌ ۚ لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ‌ ؕ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - اے لوگو ! جو ایمان لائے

عَلَيۡكُمۡ - تم پر (ذمہ داری) ہے

اَنۡفُسَكُمۡ - اپنے نفوس کی

لَا يَضُرُّكُمۡ - نہیں نقصان دے گا تم کو

ضَرَّ يَضُرُّ ، ضَرًّا... نقصان دینا، دکھ دینا

مَّنۡ ضَلَّ - وہ جو گمراہ ہوا

ضَلَّ يَضِلُّ ، ضَلاًّ وضَلالاً ... گمراہ ہونا، راہ گم کر دینا، بھٹک جانا، ناکام ہونا....

اِذَا - جبکہ

اهۡتَدَيۡتُمۡ - تم ہدایت پر ہو

اِهتَدَى يَهْتَدِي ، اِهْتِدَاءً... سیدھی راہ پانا

(VIII)

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اِلَى اللّٰهِ - اللہ کی طرف ہی

مَرْجِعُكُمْ - تم کو لوٹنا ہے

رَجَعَ يَرْجِعُ ، رُجُوعًا واپس آنا، پیچھے مڑنا، لوٹنا..

جَمِيْعًا - سب کو

فَيُنَبِّئُكُمْ - پھر وہ آگاہ کردے گا تم کو

نَبَّأَ يُنَبِّئُ ، تَنْبِيئًا آگاہ کرنا (II)

بِمَا - اس سے جو

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ - تم لوگ عمل کیا کرتے تھے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ۚ لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا
اهۡتَدَيۡتُمۡ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی فکر کرو، کسی دوسرے کی گمراہی سے تمہارا
کچھ نہیں بگڑتا اگر تم خود راہ راست پر ہو، اللہ کی طرف تم سب کو پلٹ کر
جانا ہے، پھر وہ تمہیں بتادے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو

O you who believe! Guard your own souls: If you follow (right) guidance, no hurt can come to you from those who stray. the goal of you all is to Allah: it is He that will show you the truth of all that you do.

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ

امت مسلمہ کی ذمہ داری اور اس کی نوعیت

- یہ آیت کریمہ اس لحاظ سے بہت اہم کہ اس کا ایک غلط مطلب اور مفہوم دور صحابہؓ میں ہی بعض لوگوں نے نکال لیا تھا۔ وہ یہ کہ دعوت و تبلیغ کی کوئی ذمہ داری ہم پر نہیں ہے، ہر ایک پر اپنی ذات کی ذمہ داری ہے، کوئی کیا کرتا ہے اس سے کسی دوسرے کو کچھ غرض نہیں ہوتی چاہیے، کوئی دوسرا شخص اگر غلط کام کرتا ہے تو اسے خواہ مخواہ روکنے ٹوکنے، اس کی ناراضگی مول لینے، اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے
- اس طرح کی باتیں جب ابوبکر صدیقؓ کے علم میں آئیں تو آپ نے باقاعدہ ایک خطبہ دیا لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو اور اس کی غلط تاویل کرتے ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگوں کا حال یہ ہو جائے کہ وہ برائی کو دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں، ظالم کو ظلم کرتے ہوئے پائیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں، تو بعید نہیں کہ اللہ اپنے عذاب میں سب کو لپیٹ لے۔ خدا کی قسم تم کو لازم ہے کہ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو، ورنہ اللہ تم پر ایسے لوگوں کو مسلط کردے گا جو تم میں سب سے بدتر ہوں گے اور وہ تم کو سخت تکلیفیں پہنچائیں گے، پھر تمہارے نیک لوگ خدا سے دعائیں مانگیں گے مگر وہ قبول نہ ہوں گی

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ

- اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ تم اپنی فکر رکھو۔ توجہ اس طرف توجہ دلائی جارہی ہے کہ تم امت مسلمہ کی شکل میں ایک اکائی ہو، تم میں سے ہر فرد کی انفرادی حیثیت نہیں بلکہ تم بڑی اجتماعیت کا حصہ ہو تم میں سے ہر ایک کا حقیقی مفاد وہ ہے، جو پوری امت کا مفاد ہے اور حقیقی نقصان وہ ہے، جو پوری امت کا نقصان ہے۔ اسی طرح خیر و شر اور علم اور اخلاق کے حوالے سے تمہاری نظر پوری امت مسلمہ پر رہنی چاہیے کہ اس میں کہیں دڑاریں تو نہیں پڑ رہیں، اخلاقی مفاسد کو پنپنے کا موقع تو نہیں مل رہا، اگر تم پوری امت پر نظر رکھو اور پوری طرح ان کی فکر پر کاربند رہو تو پھر تمہارے گردوپیش باقی قومیں، کچھ بھی کیوں نہ کرتی ہوں، تمہارے لیے چنداں فکر کی بات نہیں
- لیکن یہ ذہن نشین رہے کہ تمہارا ہدف پوری دنیا کے لوگوں پر اس دین کی دعوت کی گواہی ہے

يَآأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ

- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ :
مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ. وَذَالِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ - رواه مسلم، وأحمد ، وأبو داود ، والترمذي، والنسائي
- إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أُجُوْرِ أَوَّلِهِمْ فَيُنْكِرُوْنَ الْمُنْكَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ
- بے شک میری اُمت میں ایک قوم ایسی ہے جس کو پہلے لوگوں کے اجور (ثواب) کی طرح کا اجر دیا جائے گا۔ وہ برائی سے منع کرنے والے ہوں گے۔
- إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ. يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ - أخرجه البيهقي في دلائل النبوّة
- بے شک اس اُمت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لیے اجر اس اُمت کے اولین کے برابر ہو گا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے
- والَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَأْمُرُنَّ بالْمَعْرُوفِ، ولَتَنْهَوُنَّ عَنِ المنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلا يُسْتَجابُ لَكُمْ - رواه الترمذي

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو ! جو ایمان لائے

شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ - گواہی (کا اصول) تمہارے درمیان

اِذَا حَضَرَ - جب حاضر ہو

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ - تم میں سے کسی ایک کو موت

حِيْنَ الْوَصِيَّةِ - تو وصیت کے وقت

حِيْنَ - وقت (جب کوئی خبر پہنچے یا کوئی چیز حاصل ہو ــ غیر متعین وقت)

اثْنٰنِ - دو

ذَوَا عَدْلٍ - عدل والے (شخص)

مِّنْكُمْ - تم میں سے

أَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ

اَوْ اٰخَرٰنِ - یا دوسرے دو

مِنْ غَيْرِكُمْ - تمہارے غیر میں سے

اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ - اگر تم سفر کرو

فِى الْاَرْضِ - زمین میں

فَاَصَابَتْكُمْ - پھر آن پہنچے تم کو

مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ - موت کی مصیبت

تَحْبِسُوْنَهُمَا - تم روکے رکھو گے دونوں کو

مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ - نماز کے بعد سے

ضَرَبَ يَضرِبُ ، ضَرْبًا

مارنا، چوٹ لگانا، باتیں بنانا، محاورہ بنانا، مثال دینا، موازنہ کرنا، کوشش کرنا، آگے بڑھنا، سفر کرنا، پردہ ڈالنا، بند کرنا، اجتناب کرنا،

أصَابَ يُصِيْبُ ، إصَابَةً.. (IV)

نازل ہونا، برسنا، درست ہونا، حملہ کرنا

حَبَسَ يَحْبِسُ ، حَبْسًا

قید کرنا، روکنا، محبوس کرنا

فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ لَا نَشۡتَرِىۡ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى‌ ۙ وَلَا نَكۡتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الۡاٰثِمِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾

فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ - پھر وہ دونوں قسم کھائیں اللہ کی

اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ - اگر تمہیں شبہ ہو

اِرْتَابَ يَرْتَابُ ، اِرْتِيَابًا شک ہونا، شبہ ہونا

لَا نَشۡتَرِىۡ - (کہ) ہم نہیں خریدتے

اِشْتَرٰى يَشْتَرِي ، اِشْتراءً خریدنا (VIII)

بِهٖ ثَمَنًا - اس سے کوئی قیمت

وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى - اور اگر وہ ہو قرابت والا

وَلَا نَكۡتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ - اور ہم نہیں چھپاتے اللہ کی گواہی

اِنَّاۤ اِذًا - بیشک ہم پھر تو

لَّمِنَ الۡاٰثِمِيۡنَ - ضرور گناہ کرنے والوں میں سے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ حِيۡنَ الۡوَصِيَّةِ اثۡنٰنِ ذَوَا
عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ اَوۡ اٰخَرٰنِ مِنۡ غَيۡرِكُمۡ اِنۡ اَنۡتُمۡ ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَاَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةُ
الۡمَوۡتِ‌ؕ تَحۡبِسُوۡنَهُمَا مِنۡۢ بَعۡدِ الصَّلٰوةِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ لَا نَشۡتَرِىۡ بِهٖ
ثَمَنًا وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى‌ۙ وَلَا نَكۡتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الۡاٰثِمِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور وہ وصیت کر رہا ہو تو اس کے لیے شہادت کا نصاب یہ ہے کہ تمہاری جماعت میں سے دو صاحب عدل آدمی گواہ بنائے جائیں، یا اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہاں موت کی مصیبت پیش آ جائے تو غیر مسلموں ہی میں سے دو گواہ لے لیے جائیں پھر اگر کوئی شک پڑ جائے تو نماز کے بعد دونوں گواہوں کو (مسجد میں) روک لیا جائے اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ "ہم کسی ذاتی فائدے کے عوض شہادت بیچنے والے نہیں ہیں، اور خواہ کوئی ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (ہم اس کی رعایت کرنے والے نہیں) اور نہ خدا واسطے کی گواہی کو ہم چھپانے والے ہیں، اگر ہم نے ایسا کیا تو گناہ گاروں میں شمار ہوں گے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ حِيۡنَ الۡوَصِيَّةِ اثۡنٰنِ ذَوَا
عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ اَوۡ اٰخَرٰنِ مِنۡ غَيۡرِكُمۡ اِنۡ اَنۡتُمۡ ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَاَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةُ
الۡمَوۡتِ‌ؕ تَحۡبِسُوۡنَهُمَا مِنۡۢ بَعۡدِ الصَّلٰوةِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ لَا نَشۡتَرِىۡ بِهٖ
ثَمَنًا وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى‌ۙ وَلَا نَكۡتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الۡاٰثِمِيۡنَ ﴿١٠٦﴾

O you who believe! When death approaches any of you, (take) witnesses among yourselves when making bequests,- two just men of your own (brotherhood) or others from outside if you are journeying through the earth, and the chance of death befalls you (thus). If ye doubt (their truth), detain them both after prayer, and let them both swear by Allah: "We wish not in this for any worldly gain, even though the (beneficiary) be our near relation: we shall hide not the evidence before Allah: if we do, then behold! the sin be upon us!"

فَاِنْ عُثِرَعَلٰٓی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ

فَاِنْ عُثِرَعَلٰٓی - پھر اگر مطلع کیا جائے اس پر

عَثَرَ یَعْثُرُ ، عَثْرً
مانوس ہونا، روشنی ڈالنا

اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ - کہ وہ دونوں مستحق ہوئے

اِسْتَحَقَّ یَسْتَحِقُّ ، اِسْتِحْقَاقًا
مستحق ہونا (X)

اِثْمًا - گناہ کے

فَاٰخَرٰنِ - تو دوسرے دو

یَقُوْمٰنِ - کھڑے ہوں گے

مَقَامَهُمَا - ان دونوں کے کھڑے ہونے کی جگہ پر

مِنَ الَّذِیْنَ - ان لوگوں میں سے

اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ - حق تلفی ہوئی جن کی (حقدار ہوا ان پر)

ٱلۡأَوۡلَيَٰنِ فَيُقۡسِمَانِ بِٱللَّهِ لَشَهَٰدَتُنَآ أَحَقُّ مِن شَهَٰدَتِهِمَا وَمَا ٱعۡتَدَيۡنَآ إِنَّآ إِذٗا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ١٠٧

ٱلۡأَوۡلَيَٰنِ - پہلے دونوں

فَيُقۡسِمَانِ بِٱللَّهِ - پھر وہ دونوں قسمیں اٹھائیں اللہ کی (کہ)

لَشَهَٰدَتُنَآ - یقیناً ہماری گواہی

أَحَقُّ - زیادہ سچی ہے

مِن شَهَٰدَتِهِمَا - ان دونوں کی گواہی سے

وَمَا ٱعۡتَدَيۡنَآ - اور نہیں کی کوئی زیادتی ہم نے

إِنَّآ إِذٗا - بیشک ہم پھر تو

لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ - ضرور ظلم کرنے والوں میں سے ہیں

(ع د و)

اِعتَدَی يَعْتَدِي ، اِعْتَدَاءً

زیادتی کرنا (VIII)

فَاِنۡ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسۡتَحَقَّاۤ اِثۡمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوۡمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيۡنَ
اسۡتَحَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنۡ شَهَادَتِهِمَا وَمَا
اعۡتَدَيۡنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝١٠٧

لیکن اگر پتہ چل جائے کہ ان دونوں نے اپنے آپ کو گناہ میں مبتلا کیا ہے تو پھر ان کی جگہ دو اور شخص جو ان کی بہ نسبت شہادت دینے کے لیے اہل تر ہوں ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کی حق تلفی ہوئی ہو، اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ "ہماری شہادت اُن کی شہادت سے زیادہ بر حق ہے اور ہم نے اپنے گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے، اگر ہم ایسا کریں تو ظالموں میں سے ہوں گے

But if it gets known that these two were guilty of the sin (of perjury), let two others stand forth in their places,- nearest in kin from among those who claim a lawful right: let them swear by Allah: "We affirm that our witness is truer than that of those two, and that we have not trespassed (beyond the truth): if we did, behold! the wrong be upon us!"

ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَنۡ يَّاۡتُوۡا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجۡهِهَاۤ اَوۡ يَخَافُوۡۤا اَنۡ تُرَدَّ اَيۡمَانٌۢ بَعۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ‌ؕ

ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى - یہ زیادہ قریب ہے

اَنۡ يَّاۡتُوۡا - کہ لوگ لائیں

بِالشَّهَادَةِ - گواہی کو

عَلٰى وَجۡهِهَاۤ - اس کے صحیح رخ پر (ٹھیک ٹھیک)

اَوۡ يَخَافُوۡۤا - یا لوگ ڈریں (اس بات سے)

اَنۡ تُرَدَّ - کہ رد کردی جائیں

اَيۡمَانٌۢ - قسمیں (ہماری)

بَعۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ - ان کی قسموں کے بعد

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾ ع

وَاتَّقُوا اللّٰهَ - اور تقوی کرو اللہ کا

وَاسْمَعُوْا - اور سنو

وَاللّٰهُ - اور اللہ

لَا يَهْدِي - نہیں ہدایت دیتا

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ - نافرمان قوم کو

ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَنۡ يَّاۡتُوۡا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجۡهِهَاۤ اَوۡ يَخَافُوۡۤا اَنۡ تُرَدَّ
اَيۡمَانٌۢ بَعۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝١٠٨

اس طریقہ سے زیادہ توقع کی جا سکتی ہے کہ لوگ ٹھیک شہادت دیں گے، یا کم از کم اس بات ہی کا خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے کہیں ان کی تردید نہ ہو جائے اللہ سے ڈرو اور سنو، اللہ نافرمانی کرنے والوں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے

That is most suitable: that they may give the evidence in its true nature and shape, or else they would fear that other oaths would be taken after their oaths. But fear Allah, and listen (to His counsel): for Allah guides not a rebellious people.

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۸

حفاظتِ حقوق، تحفظِ مال اور عدلِ اجتماعی کا اجراء

- یہ تین آیات الاحکام کا تعلق وصیت اور شہادت سے ہے جو ترکیب، اعراب اور معنی و مفہوم کے لحاظ سے قرآن کی مشکل آیات میں سے شمار ہوتی ہیں۔
- خلاصہ - اگر کوئی مسلمان سفر میں ہو اور اس کی موت کا وقت قریب آ جائے تو دو معتبر مسلمانوں کو بلا کر اپنے مال کی وصیت کرے اور اگر اس وقت مسلمان نہ مل سکیں تو دو غیر مسلموں کو بلا کر اپنا مال امانت کے طور پر ورثا کے حوالے کرنے کے لئے ان کے سپرد کر دو
- جب وارثوں کو شک پڑ جائے کہ وِصی نے صحیح حالات نہیں بتائے تو نماز کے بعد ان وصیوں کو بلا کر قسم لی جائے کہ انہوں نے کسی قسم کی خیانت نہیں کی اور وصیت کو صحیح طور پر بیان کر دیا ہے
- لیکن اگر بعد میں ان کی خیانت پکڑی جائے اور ان کا جھوٹ ظاہر ہو جائے تو پھر وارثوں میں سے دو آدمی قسم اٹھائیں کہ پہلے وصیوں کا بیان غلط تھا اور جو ہم کہہ رہے ہیں وہ زیادہ صحیح ہے۔ پھر ان وارثوں کی قسم کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۸

- یہ بھی ایک تکیلی واتمامی حکم ہے جس کی نوعیت ابتدائے سورۃ میں بیان کردہ بعض احکام کی وضاحت کی ہے۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ.. ۸/۵
- یہ ایک عمومی شہادت کا بیان ہے جس کی ذمہ داری اس امت پر تمام خلق سے متعلق ڈالی گئی
- اب اس شہادت کا عمل مسلمانوں کے آپس کے ایک جزوی معاملہ میں بیان کرکے اس باب کی گویا تکمیل فرمائی ہے اور اس آیت کو اس شہادت کبریٰ کے بیان کے ساتھ جوڑ دیا ہے
- یہ اس حقیقت کو ظاہر کررہا ہے کہ جب اس تکمیلی حکم پر میثاق لے لیا گیا تو گویا تمام ابواب شہادت پر میثاق لے لیا گیا
- اگرچہ یہ حکم ایک جزوی حکم ہے لیکن اپنی اصل کے اعتبار سے یہ بھی اسی شہادت کبریٰ کا ایک جزو ہے، جس پر انبیاء علیہ السلام مامور ہوئے اور جس کو انھوں نے اس دنیا میں بھی انجام دیا اور جس کے لیے اللہ تعالیٰ انہیں آخرت میں بھی کھڑا کرے گا۔

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۸

- وصیت اگر زبانی (Oral Will) ہو تو اسلام میں جائز ہے اور اگر تحریری شکل میں ہو تو بہتر
- چونکہ اس زمانہ میں لکھنے پڑھنے کا رواج عام نہیں تھا اور کتابت کی اشیاء بھی بہ آسانی فراہم نہیں ہو سکتی تھیں اس لئے قرآن نے وصیت کے لئے تحریر کی قید نہیں لگائی البتہ اس پر دو راستباز مسلمانوں کو گواہ بنانا ضروری قرار دیا۔
- وصیت اپنے مال سے بھی ہو سکتی ہے اور اس بات کی بھی ہو سکتی ہے کہ میرے پاس فلاں فلاں اشخاص کی یہ اور یہ امانتیں ہیں اور وہ ان کے حوالہ کر دی جائیں نیز قرض یا واجبات کی ادائیگی کی بھی ہو سکتی ہے۔ وصیت کل ترکے کے ایک تہائی حصے سے زیادہ کی نہیں ہو سکتی
- گواہ کی شرط - دیندار، راست باز اور قابل اعتماد مسلمان
- مسلمانوں کے معاملات میں غیر مسلم کو شاہد بنانا صرف اس حالت میں درست ہے جبکہ کوئی مسلمان گواہ بننے کے لیے میسر نہ آسکے۔
- آجکل کے جدید معاشروں میں اثبات کے جدید وسائل اور انتظامات ثبوت کی نئ شکلیں بھی موجود ہیں مثلاً کتابت، رجسٹری، امانت اور لاکرز وغیرہ۔ تو کیا یہ انتظامات قابل عمل ہیں؟

يَوۡمَ يَجۡمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوۡلُ مَا ذَاۤ اُجِبۡتُمۡ‌ؕ قَالُوۡا لَا عِلۡمَ لَنَا‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ﴿۱۰۹﴾

يَوۡمَ - اس دن

يَجۡمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ - جمع کرے گا اللہ تمام رسولوں کو

فَيَقُوۡلُ - پھر وہ کہے گا

مَا ذَاۤ اُجِبۡتُمۡ - کیا جواب دیا گیا تم کو

أَجَابَ يُجِيْبُ ، إجابةً (IV)
جواب دینا، قبول کرنا

قَالُوۡا - وہ کہیں گے

لَا عِلۡمَ لَنَا - نہیں ہے کسی قسم کا کوئی علم ہمیں

اِنَّكَ اَنۡتَ - بے شک تو

عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ - خوب جاننے والا ہے غائب کا

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ
اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝١٠٩

جس روز اللہ سب رسولوں کو جمع کرکے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا ہے، تو وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ علم نہیں، آپ ہی تمام پوشیدہ حقیقتوں کو جانتے ہیں

One day will Allah gather the messengers together, and ask: "What was the response ye received (from men to your teaching)?" They will say: "We have no knowledge: it is Thou Who knows in full all that is hidden."

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَا ذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

میثاق الٰہی کی ذمہ داری دنیا اور آخرت دونوں میں

- سورۃ المائدہ عہد و میثاق کی سورۃ ہے، جن اساسی باتوں پر امت اسلامیہ کی بنیاد اٹھائی جا رہی تھی، ان تمام باتوں کا اس سورۃ میں تذکرہ کیا گیا اور اس کی پابندی کا عہد لیا گیا ہے
- پھر تکمیلِ دین کی نعمت کا ذکر فرما کر مسلمانوں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا گیا ہے اور حلال و حرام کے تصور کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کر کے، حاکمیت الٰہیہ کے بنیادی عقیدے کو دل و دماغ میں راسخ کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے
- شریعت اسلامی کی پابندی اور اللہ کی توحید کا عہد و پیمان لیتے ہوئے دوسری امتوں کا تذکرہ کر کے اس ضمن میں اللہ کی سنت بتائی گئی جس پر ہمیشہ عمل ہوتا رہا ہے۔
- جب بھی اللہ نے کسی انسانی گروہ کو اپنی شریعت کی پابندی کے لیے چنا اور اس کو دعوت کا علمبردار بنایا ہے تو اس سے اس کی پابندی کا عہد ضرور لیا گیا ہے اور اسی عہد کی پابندی کی صورت میں ان کی دنیوی سرفرازی اور اخروی سرخروئی کا وعدہ فرمایا گیا۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

- عہد و پیمان کی یہ تمام تر تاکید اور امت اسلامیہ کی اصل حیثیت کا احساس صرف اسی وقت تک توانا رہ سکتا ہے، جب کہ ایک ایک فرد کے دل میں اس بات کا تصور زندہ رہے کہ مرنے کے بعد ایک دن ایسا ضرور آنے والا ہے، جس دن ہمیں اللہ کی بارگاہ اور اس کی عدالت میں کھڑا کیا جائے گا اور ہم سے اس عہد و پیمان کے حوالے سے اور اسی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اعمال کے حوالے سے جواب طلبی ہوگی
- سورۃ کے اس آخری حصے میں اسی احساس کے حوالے سے بات کی گئی ہے
- اس آیت میں، اس آیت کا پہلا لفظ " یَوْمَ " قابل توجہ ہے۔
- یَوْمَ کا لفظ کہہ کر اس دن کی ہولناکی کو نمایاں کیا گیا ہے کہ آج تمہیں جس عہد و پیمان کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے، تمہیں کچھ خبر ہے کہ اس عہد و پیمان کے بارے میں تمہیں جس عدالت کے سامنے کھڑے ہونا ہے، وہ کوئی دنیا کی عدالت نہیں بلکہ وہ تو ایک ایسے دن کی عدالت ہے، جس میں جج اور منصف کے منصب پر خود خداوند ذوالجلال فائز ہوں گے اور اس کے جلال اور اس کی ہیبت سے ہر چیز لرزہ براندام ہوگی۔

يَوۡمَ يَجۡمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوۡلُ مَا ذَاۤ اُجِبۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَا عِلۡمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ﴿۱۰۹﴾

- ایسے ہولناک اور ہیبت ناک دن میں سب سے پہلے جن کو حاضری کے لیے بلایا جائے گا وہ انبیاء و رسل ہوں گے (یہ تذکرہ اس لیے کہ بنی نوع انسان کی افراد اس دن میں جواب دہی کی نزاکت کو آج ہی اچھی طرح محسوس کر کے اس کے لیے تیاری کر لیں اور یہ باور کر لیں کہ جس عدالت کے سامنے نوع انسانی کے گل ہائے سر سبد کھڑے ہونے پر مجبور ہوں گے ، اس میں ما و شما کا کیا حال ہو گا ؟

- پھر اللہ ان سے سوال فرمائے گا : مَاذَآ اُجِبْتُمْ بتاؤ تمہاری امتوں کی طرف سے تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ یہ سوال دوہری نوعیت کا ہے۔ اس میں پہلا سوال جو مضمر ہے وہ یہ ہے کہ بتاؤ اللہ نے جو شریعت تم پر اتاری تھی اور نبوت اور رسالت کے جس عظیم منصب پر تمہیں فائز کیا گیا تھا، کیا تم نے اس کا پورا حق ادا کیا، اللہ کے بندوں تک اس کی شریعت کا ایک ایک حکم پہنچایا اور پھر اس کے جواب میں تمہاری امتوں نے اس پیغام اور تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ انھوں نے قبول کیا یا اسے رد کر دیا ؟

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

○ پیغمبر اس کے جواب میں کہیں گے کہ ہمیں اس کا کوئی علم نہیں کہ ہماری امتوں نے ہماری دعوت کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

○ ان کے جواب کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنھوں نے ہماری دعوت کو رد کردیا، ان کو تو پیغمبر جانتے ہیں۔ لیکن یہاں سوال ان کے بارے میں نہیں بلکہ سوال ان لوگوں کے بارے میں ہے، جنھوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور پھر اس کے تقاضوں اور ذمہ داریوں کے حوالے سے کیا کردار ادا کیا۔ ظاہر ہے، اس بات کا جواب دینا پیغمبروں کے لیے ممکن نہ تھا۔ کیونکہ جواب کا تعلق دو باتوں سے ہے۔

○ ایک یہ کہ جن لوگوں نے اس دعوت کو قبول کیا، کیا انھوں نے اسے ظاہری طور پر قبول کیا یا دل و دماغ کی آمادگی بھی اس کے ساتھ تھی اور انھوں نے واقعی اس کا ویسے ہی حق ادا کیا، جیسے کرنا چاہیے تھا؟

○ دوسری بات یہ کہ انبیاء کے دنیا سے اٹھائے جانے کے بعد ان کی امتوں نے اس دعوت کے ساتھ کیا سلوک کیا، اس دعوت کے کیا نتائج نکلے اور اگلی نسلوں میں اس کے کیا برگ و بار پیدا ہوئے؟ اس بات کا علم بھی پیغمبروں کو نہیں ہوسکتا تھا

يَوۡمَ يَجۡمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوۡلُ مَا ذَآ اُجِبۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَا عِلۡمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ﴿۱۰۹﴾

- پیغمبر اس کے جواب میں کہیں گے کہ ہمیں اس کا کوئی علم نہیں کہ ہماری امتوں نے ہماری دعوت کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

- ان کے جواب کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنھوں نے ہماری دعوت کو رد کر دیا، ان کو تو پیغمبر جانتے ہیں۔ لیکن یہاں سوال ان کے بارے میں نہیں بلکہ سوال ان لوگوں کے بارے میں ہے، جنھوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور پھر اس کے تقاضوں اور ذمہ داریوں کے حوالے سے کیا کردار ادا کیا۔ ظاہر ہے، اس بات کا جواب دینا پیغمبروں کے لیے ممکن نہ تھا۔ کیونکہ جواب کا تعلق دو باتوں سے ہے۔

- ایک یہ کہ جن لوگوں نے اس دعوت کو قبول کیا، کیا انھوں نے اسے ظاہری طور پر قبول کیا یا دل و دماغ کی آمادگی بھی اس کے ساتھ تھی اور انھوں نے واقعی اس کا ویسے ہی حق ادا کیا، جیسے کرنا چاہیے تھا؟

- دوسری بات یہ کہ انبیاء کے دنیا سے اٹھائے جانے کے بعد ان کی امتوں نے اس دعوت کے ساتھ کیا سلوک کیا، اس دعوت کے کیا نتائج نکلے اور اگلی نسلوں میں اس کے کیا برگ و بار پیدا ہوئے؟ اس بات کا علم بھی پیغمبروں کو نہیں ہو سکتا تھا

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

علمِ غیب کی حقیقت

- علم غیب کی تعریف۔ علم غیب اس علم کو کہتے ہیں جو از خود ہو، کوئی اس کا ذریعہ نہ ہو،
- اللہ کے انبیاء و رسل کے علم کا تعلق ہے، وہ بلاشبہ اپنے دور کے سب سے بڑے عالم اور سب سے زیادہ باخبر لوگ ہوتے ہیں بلکہ ان کے علم کی رسائی وہاں تک ہوتی ہے جہاں دوسروں کے لیے دم مارنے کی مجال نہیں۔
- لیکن ان کے پاس جو بھی اور جتنا بھی علم ہوتا ہے وہ ان کا ذاتی نہیں بلکہ پروردگار کی عطا اور اس کی دین ہے۔ اس لیے یہ علم غائب کی تعریف میں نہیں آتا
- یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے رسول اللہ ﷺ یا کسی اور نبی کے لیے عالم الغیب کا لفظ اختیار نہیں فرمایا بلکہ اللہ نے یہ اصطلاح صرف خود اپنے لیے استعمال فرمائی ہے
- یکے پرسید زاں گم کردہ فرزند که اے روشن گہر پیر خسرومند
- زمصرش بوئے پیراہن شمیدی چرا ، در چاہ کنعانش ندیدی
- علم غیبے کس نمی داند بجز پروردگار مصطفیٰ ہرگز نہ گوید تا نہ گوید جبرائیل